حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

آپ نے قرآن کریم سے سورۃ توبہ آیت 128، سورۃ شعراء آیت 4 اور سورۃ انبیاء آیت 121 کی تلاوت کی۔ ان آیات کے اردو ترجمہ کے بعد خطاب میں اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ، سرورِ کونین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام، عظمت شان، ہمدردیٔ مخلوق اور بنی نوع انسان سے محبت، رأفت اور شفقت سے معمور سیرت کا اثر انگیز اور پُر معارف بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ آپ مجسم رحمت تھے۔ آپ کی برکتوں اور ہمدردیوں کا فیضان سب سے بڑھ کر تھا جو کہ اب بھی جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ لیکن تمام انبیاء میں واحد آپ کی ذات ہے جو مسلسل مخالفین اور دشمنان دین متین کے اوچھے ہتھکنڈوں کو برداشت کرتی ہے۔ آپ کی زندگی میں بھی جھوٹے، بے بنیاد اور غلط الزامات لگائے گئے اور آج تک مخالفت و دشمنی کے بازار گرم کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ 15 صدیوں سے آپ کی ذات پر گند اچھالا جاتا ہے اور آپ کے ماننے والوں پر ظلم و زیادتی کی جاتی ہے اور اپنے زعم میں ان کے حقوق ضبط کئے جاتے ہیں کہ اس طرح آپ کا نام مٹا دیا جائے لیکن ہمیشہ ناکام رہے، ناکام ہیں زعم میں ان کے حقوق ضبط کئے جاتے ہیں کہ اس طرح آپ کا نام مٹا دیا جائے لیکن ہمیشہ ناکام رہے، ناکام ہیں اور ناکام ہوتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے تمام انبیاء کی شریعتیں اور تعلیمات ختم ہوگئیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین اور تعلیم آج بھی زندہ ہے اور ترقی کررہی ہے۔ کسی نبی کی کتاب اصلی حالت میں نہیں لیکن قرآن کریم 15 سو سال بعد اپنی اسی اصلی حالت میں ہے۔ جس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ کیونکہ آپ زندہ نبی ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ گو آپ کے ماننے والوں میں کمزوریوں اور خرابیوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی ہے لیکن آپ کا فیض رحمت قیامت تک جاری رہے گا۔

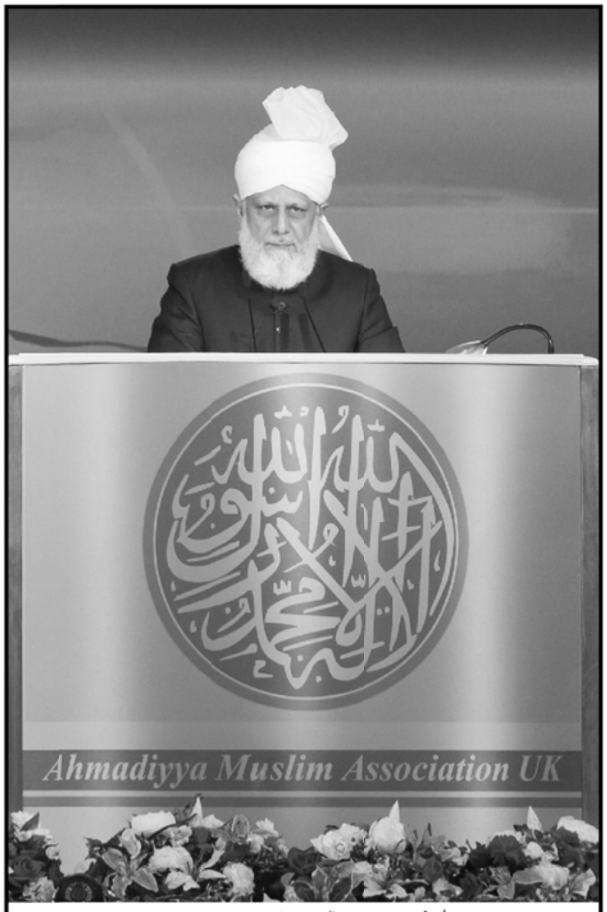

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام صادق حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں آپ کا حقیقی حسن پیش فرمایا اور آپ پر حملہ آور ہونے والوں کے سامنے دلائل و براہین کی ایسی چٹانیں کھڑی کردیں کہ دشمن ناکام و نامراد ہوگئے۔ ہم 125 سال سے اس بات پر گواہ ہیں اور ہم نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے مضبوط دلائل کے سامنے ہر حملہ آور میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ آج بھی جماعت احمدیہ ہی ان مخالفین کے منہ بند کررہی ہے۔ بعض خودغرض، نفس پرست اپنے ذاتی اور عارضی مفادات کے لئے مخالفین کے ساتھ مل جاتے ہیں اور ان کے پیچھے چلتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم اور اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے سچے عابد پیدا کررہی ہے اور ہمدردیٔ مخلوق اور خدمت خلق کررہی ہے اور یہ رحمانیت کے صفت کے تحت کسی خاص طبقہ سے وابستہ نہیں بلکہ ہر ایک سے ہمدردی اور خدمت کے جذبہ سے ملتی ہے اور اس ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر تشدد و خودپسندی کے اعتراض کو دُور کررہی ہے اور یہ ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم آپ کی رحمت، محبت اور شفقت علی خلق اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ تمہارے پاس ایسا رسول آیا ہے جسے تمہارا تکلیف میں پڑنا شاق گزرتا ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور تمہاری خیر کا بھوکا ہے۔ آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ رُوئے زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی رحمۃ للعالمین ہوا اور نہ کوئی بعد میں ہوگا۔ آپ رحمت و محبت کے سب سے بڑے مظہر تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ پہنچائے گئے۔ تکلیفیں دی گئیں۔ مخالفت اور نفرت کے شعلے آپ کے خلاف بلند کئے گئے۔ آپ کے عزیزوں اور صحابہ کو بھی مالی جانی نقصان پہنچائے گئے۔ لیکن اس کے باوجود آپ راتوں کو جاگتے، آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے، اس درد سے دعائیں کرتے کہ جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو اور دعائیں یہ کرتے کہ اے خدا ان لوگوں کو ہدایت دے۔ یہ تیری تعلیم کو پہچان کر دنیا و آخرت کی بربادی اور عذاب الٰہی سے بچ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنوں اور غیروں سب کے لئے مجسم رحمت تھے۔ آپ نے ہمدردی، پیار، محبت اور انصاف کی تعلیم دی۔ دنیا میں جنگوں میں ظلم ہوتے ہیں۔ آج بھی جہاں جنگ ہو بربریت عام ہوتی ہے۔ لیکن آپ کو جب جنگ پر مجبور کیا گیا تو آپ نے اس میں بھی معصوموں، بوڑھوں، عورتوں، بچوں، بغیر ہتھیار کے جوانوں اور قیدیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا۔ ایک دفعہ ایک بچہ مارا گیا تو آپ نے شدید غم کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ تو ایک بچہ ہی تھا۔ آپ نے ہمیشہ انصاف کی آواز اٹھائی۔ آج جماعت احمدیہ آپ کی غلامی میں یہ کام کررہی ہے۔ ہمارے پاس طاقت نہیں۔ لیکن ہم تلقین کا کام کررہے ہیں۔ انصاف کے لئے آواز اٹھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور وہ آپ کی اصل اور حقیقی تعلیم کو پہچاننے والے بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی صفت عزیز، رحیم اور رحمانیت کا مظہر بتایا ہے۔ آپ نے حسن و احسان اور رحیمیت کا جلوہ دکھایا۔ آپ کی محبت، رحمت، رأفت اور شفقت سے نیکوں اور کافروں سب نے حصہ لیا۔ ان کی ہمدردی اور بہتری کے لئے دعاؤں میں اضطراب دکھایا اور شدید خواہش تھی کہ وہ تکالیف سے بچیں، منافع پائیں اور عذاب الٰہی سے بچیں۔ آپ کا یہی اسوہ ہے جس کی زمانے کو ضرورت ہے۔ جو امن کی ضمانت ہے۔

حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و محبت کے بعض ایسے واقعات سنائے جن میں آپ پر شدید ظلم ہوا مگر آپ نے جواب میں صرف دعائیں دیں اور الٰہی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ غزوہ احد میں آپ زخمی ہو کر گر گئے اور بعض زخمی اور شہید صحابہ بھی آپ کے اوپر گرے اور صحابہ کو عمومی خیال یہی گزرا کہ آپ بھی شہید ہوگئے ہیں۔ لیکن آپ بے ہوش تھے۔ جونہی آپ کو ہوش آئی تو یہی دعا کی کہ اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ جانتے نہیں کہ وہ کیا کررہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہمدردیٔ مخلوق کا ایسا عظیم جذبہ کون دکھا سکتا ہے۔ یہ آپ کا مقام تھا مگر دل کے اندھوں کو یہ سب نظر نہیں آتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ طائف والوں نے جب آپ پر شدید ظلم کئے۔ آپ ایک باغ میں ٹھہرے اور آپ زخموں سے چور اور لہولہان تھے۔ آپ کی اس حالت کو دیکھ کر باغ والے نے اپنے غلام کو انگور دے کر بھیجا۔ آپ نے اس غلام سے پوچھا کہ تم کہاں کے ہو۔ اس نے بتایا کہ میں نینوا کا ہوں۔ فرمایا تم میرے بھائی یونس کے وطن سے ہو۔ اس پر وہ حیران ہوا۔ آپ نے اس کو تبلیغ کی اور اپنی نبوت اور اس کی جسمانی غذا الانے کے مقابلہ پر فوراً اسلام کا روحانی مائدہ اس کو پیش کیا اور ایسی شفقت و محبت سے پیش آئے کہ وہ غلام آپ کے پاؤں چھونے لگا۔ تو آپ کی ہمدردی تھی کہ یہ ہدایت پاجائیں۔ آپ نے اپنی تکلیف کا احساس نہیں کیا اور یہ نہ سوچا کہ اس کے مقابلہ پر یہ بھی مجھے مزید تکلیف نہ پہنچائیں۔ بلکہ ان کی ہمدردی میں فوراً مصروف ہوگئے اور خدا کا پیغام انہیں پہنچایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو غیر قوم کی عورت کو یہ کہہ کر واپس کردیا کہ بچوں کی روٹی جانوروں کو کیوں دوں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم

غیر محدود تھا۔حضرت مسیح موعود نے اس نقشہ کو کھول کر بیان کیا ہے۔آپ نے فرمایا ہے کہ آپؐ ہمدردی مخلوق میں اپنی جان کو اس طرح اندیشہ میں ڈال دیتے تھے کہ اس کے جانے کا خطرہ ہوتا تھا۔ایسی ہمدردی کی جو اقارب و رشتہ دار کیا ماں باپ بھی نہیں کرتے۔آپؐ جامع جمیع کمالات تھے۔آپؐ کی ہمدردی کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ میں بیان کی گئی اللہ تعالیٰ کی صفات اربعہ کے مظہر کامل تھے۔رب العالمین کے مقابل پر آپ کو خدا تعالیٰ نے خود رحمۃ للعالمین قرار دیا۔ جیسے خدا کی ربوبیت عام ہے اسی طرح آپؐ کی رحمت عام ہے۔کل عالم کیلئے ہے۔آپؐ رحمانیت کے مظہر بھی ہیں کہ اپنے اور غیر سب ہی آپ کی رحمت سے حصہ پاتے ہیں اور اس کے مقابل پر آپؐ نے ان سے کوئی اجر نہیں مانگا۔آپ رحیمیت کے بھی مظہر ہیں۔خدا نے قرآن کریم میں آپ کو رؤف و رحیم قرار دیا ہے۔آپ خدا کی صفت مالکیت کے مظہر بھی تھے۔جس کی کامل تجلی فتح مکہ والے دن ظاہر ہوئی جب اپنی جان کے دشمنوں کو معاف کر دیا۔یہ ایک ایسا فعل تھا کہ آپ کے دشمن بھی حیران تھے کہ ہم کو کس طرح معاف کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے اتنے ظلم کئے اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔لیکن آپ نے یہی فرمایا لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمْ۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؐ کی رحمت وشفقت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی حصہ لیا۔صحابہ نے بھی راتوں کو جاگ کر اور تڑپ کر اسلام کے پھیلنے کی دعائیں کیں۔ ہمدردی مخلوق میں ایسے بڑھے کہ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا فیضان ہے کہ ان کو بھی اس سے حصہ ملا۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے۔ہر قوم،ہر زمانہ،اپنوں،غیروں سبھی نے آپؐ کی محبت، رأفت اور شفقت سے حصہ پایا۔صفت رحمانیت آپؐ میں کامل طور پر جلوہ گر تھی۔دشمنوں کی ہدایت کیلئے بھی اضطراب سے دعائیں کیں۔عرب کے جاہلوں، اجڈوں کو جو جانوروں کی طرح زندگی گزارتے تھے ایسا بااخلاق بنادیا کہ ان کی مثال دنیا میں ملنی مشکل ہے۔انہیں رحم کرنے اور قربانی کرنے والا بنادیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں سخت سزائیں دی گئی ہیں۔اگر بعض جرائم پر سزا کا حکم ہے تو نرمی اور محبت کی تعلیم بھی ہے اور دشمنوں کے ساتھ انصاف کی تعلیم ہے اور عدل میں دشمنی کو آڑے نہ آنے کا حکم ہے۔اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفاعی جنگوں پر مجبور ہوئے تو پھر بھی قواعد وضوابط نرمی اور محبت والے بنائے اور معصوموں،بچوں،عورتوں،بیماروں اور بوڑھوں کو جس قدر رعایت دی جاسکتی تھی اس سے زیادہ نرمی اور محبت اور رحمت کا سلوک کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان سے شفقت،رأفت اور محبت کا سلوک کیا۔دنیا کا کوئی شخص آپؐ کی رحمت اور فیوض وبرکات سے باہر نہیں۔آپؐ نے کبھی کسی کو زبردستی مسلمان نہیں کیا۔ بلکہ آپؐ کی شفقت،رحمت اور ہمدردی کے سلوک کو دیکھ کر ان کی گردنیں آپؐ کے سامنے جھک گئیں۔پس آج بھی اس کی ضرورت ہے۔اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوہ پر چلنے کی ضرورت ہے۔آج تمام احمدیوں کا فرض ہے کہ اس شفقت،رحمت، رأفت اور محبت اور ہمدردی کو عام کردیں۔تمام مسائل کا حل اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔یہی تعلیم آج امن کی ضمانت ہے۔اللہ ہمیں دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ہم میں یہ احساس پیدا ہو کہ رحمۃ للعالمین کے اسوہ کی پیروی ہی راہ نجات ہے۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ اب ہم دعا کریں گے۔سب جلسہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعائیں کریں کہ ہم وہ تمام مقاصد حاصل کرنے والے ہوں جن کیلئے حضرت مسیح موعود نے اس جلسہ کا آغاز فرمایا تھا۔محبت و رحمت کو جاری کرنے والے ہوں۔ جن ممالک میں احمدیوں کے لئے مشکلات ہیں ان کیلئے آسانیاں پیدا ہوں۔ پاکستان کے حالات بہتر ہوں۔اگر اصلاح مقدر نہیں تو خدا ہمارے لئے راستے صاف کرے اور ربوہ میں جلسہ سالانہ کے ہونے کے سامان پیدا کرے۔فلسطین کے مظلوم افراد کیلئے دعائیں کریں،اللہ کے نیک بندے بنیں،اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اس کے بعد حضور انور نے افتتاحی دعا کروائی۔